سید عطاء المحسن بخاری

بے نظیر زرداری کی حکومت کا ایک سال

اکتوبر ۱۹۹۳ء نواز شریف کی سرمایہ داری و سرمایہ کاری کا زوال اپنے دامن میں لئے طلوع ہوا اور یہی مہینہ بے نظیر زرداری کے آفتاب اقتدار کے طلوع کا مہینہ بھی ہے۔ اب کہ اکتوبر ۱۹۹۴ء ہے۔ بے نظیر کے اقتدار کو ایک برس بیت گیا، ان بیتے دنوں کی یاد ایسی کربناک ہے گویا کہ یہ دن ابھی بیت رہے ہیں۔ وہی کرب، وہی المیے، وہی معاشی بدحالی اور وہی وحشیانہ سماجی رویے، وہی سیاسی دھینگا مشتی، پنجابی میں کہتے ہیں "ساناں دی لڑائی وچ ٹانڈیاں دا اجاڑا" پہلے سرمایہ دار نے جاگیرداروں کو بیخ دیا پھر جاگیردارنی نے سرمایہ دار کو چت کر دیا۔ ان دونوں سانڈوں اور سانڈنیوں کی جنگ اقتدار میں ہم اجڑ گئے، ہمارے جیب و داماں خالی ہوگئے، ہمیں بے نظیر اقتدار کا پہلا تحفہ مہنگائی کی صورت میں ملا۔ اشیاء ضرورت دگنی یا ڈیڑھ گنا قیمت پر بھی دستیاب نہیں ہوتیں۔ ملتی ہیں تو بے حد مہنگی، ناقص یا نہایت گھٹیا۔ وہ ذاتی نفع کی خاطر دھنیے میں گھوڑے کی لید بھی بیچ دیتا ہے۔ شاید اس لئے کہ آصف زرداری کے گھوڑے چودہ کروڑ میں آئے ہیں اور یہ بھی ہمارا جرم ہے اور زرداری کا نقصان۔ اس نقصان کو لید خشک دھنیے میں مکس کر کے بیچنے سے پورا کیا جائیگا۔ سرخ مرچیں.... سوبچی لیں توساٹھ پینسٹھ روپے کلو اور اگر پسی ہوئی لیں تو چالیس روپے کلو۔ تحقیق کرنے پر عقدہ کھلا کہ ان میں تو پسی ہوئی اینٹیں بھی ملی ہیں۔ ہوسکتا ہے یہ وہی کمیاب اینٹیں ہوں جو راج محل اسلام آباد کیلئے تو ناقص تھیں مگر عوام کیلئے مفید۔ پھر تریاہٹ بھی تو اسکا تقاضا کرتی ہے۔ یہ اینٹیں ضائع ہونے سے بچیں اور ان سے حاصل ہونے والا سرمایہ پھر بیگم زرداری کے جیالوں کے کام آئے کہ یہ عین کفایت شعاری ہے۔

قارئین آپ بھی تو میرے ہی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بینگن ۱۶ روپے کلو تک بک گئے اسی ایک سال میں، گزشتہ برسوں میں نہیں۔ اسی سہانے ایک بے نظیر برس میں بینگن سولہ روپے کلو؟ اسکی نظیر نہیں ملتی۔ جی ہاں! وہی بینگن جسے بے نظیر کے والد بھٹو نے ایوبی دور میں کوٹ کی جیب سے نکالا اور مہنگائی کا گلہ کیا تھا۔ آٹا، چاول، دالیں، گھی سب کے سب آنکھیں پھیر گئے۔ اتنی مہنگی اور گھٹیا خوراک کھانے کے بعد انتڑیاں، معدہ، جگر، تلی، گردے، مثانہ، جسم، دماغ اور بے چارہ ہائے دل...! سب مل کے کورس گانے لگے۔

آ معدہ، جگر، مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گھی پکار، میں چلاؤں ہائے درد

ستم بالائے ستم دوائیں نایاب، معدے کی اصلاح کی دوا کھاؤ تو گردے بیکار، گردوں کیلئے دوا کھاؤ تو جگر کے پار۔ نہ ہائے ہائے نہ وائے وائے، آنکھیں پیلی، رنگ بسنتی، کالے ہونٹ آواز ندارد۔ ہسپتال لے جاؤ تو ڈاکٹر غائب۔ آؤٹ ڈور میں دھکے کھا کھا کے لوٹ کے بدھو گھر کو آئے اور ایک میت ساتھ لائے۔ واپسی پر ہسپتال کی گاڑی بھی نرسوں سمیت غائب۔ ایدھی والوں یا انصار برنی کی گاڑی حاصل کرنے کے لئے سو روپے پیشگی جمع کرانے پڑتے ہیں وہ بھاگ دوڑ میں ختم ہوگئے۔ ہوٹل سرائے سے ایک چارپائی کرائے پر لی اور میت لاد کر گھر پہنچے۔

بے نظیر سال کا ایک اور لاجواب تحفہ "عورت"..... ریڈیو پر عورتوں کی یلغار، ٹی وی پر عورتوں کی بھرمار، پیپلز ہاؤس میں عورتوں پر خدا کی مار اور قومی اسمبلی کے زاغوں کے تصرف میں عورتیں، قومی اسمبلی نہیں جنسی انارکی کا آشرم، نرتکیوں ڈومنیوں اور میراثیوں کی غار ایلورا، میں بتاؤں اس سال کی سب سے بڑی کمائی جو مہا بھاڑو (صدر) کے حصے میں آئی وہ ۱۳ کروڑ روپے میں امریکہ کی سیر ہے۔ بیٹے کی سند حاصل کرنے کی "بے سوادی" تقریب میں شرکت اور اس سے بڑی بات کیا ہوسکتی ہے!

میں بھول گیا ری کنڈیشنڈ کاروں کی درآمد رُکی ہوئی تھی اپنے آصف زرداری صاحب نے تسبیح کے دانوں کے برابر کمیشن لے کر کاروں کو چلنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ ایک بات اور رہ گئی امریکہ بہادر نے کراچی کو ہانگ کانگ بنانے کے لئے ایٹمی پروگرام ملتوی، رول بیک، یا "ہینڈی کیپ" کرنے کیلئے اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی، امریکی چمک دمک کام کر گئی مگر نواز شریفی چمک وہ کام نہ کر سکی اور "وہ" کونسا کام تھا جو بے نظیر کے بغیر بند تھا؟ بقول ڈاکٹر مبشر حسن "وہ" کام چودہ ارب ڈالر کمیشن ہے جو اس مقتدر فیملی کو ملے گا۔ قارئین یہ ایک برس کی "کمائی" کی اجمالی اور جمالی جھلک تھی جو آپ کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کی گئی۔

بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

اس بے ادبی و گستاخی کی سزا یہ ہے کہ تم اچھی خوراک سے محروم، اچھے لباس سے محروم، اچھے مکان سے محروم، اچھی تعلیم سے محروم، اچھے علاج سے محروم، سوشل سیکیورٹی سے محروم، تحفظِ جان و مال سے محروم، ان محرومیوں کی بھینٹ چڑھ جاؤ۔

اور دخمۂ پاکستان میں مر جاؤ